سوال

ں عائدہ (218) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

، محمود حسین لکھتے ہیں کہ میری پھوپھی صاحبہ قبیلے کے بنیادی حقوق کے بارے میں سمجھنا چاہتی ہیں کہ ایک عورت پر اس کے قبیلے کے کیا کیا حقوق عائد ہوتے ہیں یعنی اس کے خاوند کے 'بھائیوں کے 'بہنوں کے اس پر کیا حقوق ہیں اور اس کے ساس وسسر کے اس پر کیا حقوق ہیں اور دیگر رشتہ داروں کے اس

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عی نظام زندگی کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور ایک صحیح متوازن اور معتدل تب ہی وجود میں آ سکتا ہے جب باہمی حقوق وفرائض کا پورا پورا لحاظ کیا جائے۔ اسی لیے اسلام رشتہ داروں اور خاص طور پر قریبی عزیزوں کے حقوق کی نگہداشت کی بڑی تاکید کرتا ہے اور حق تلفی یا قطع رحمی کی مذمت کرتا ہے۔ خاوند او

قبیلے میں جس قدر کوئی زیادہ ذمہ دار' بااختیار اور نگرانی کرنے والا ہے 'اسی قدر اس کی اللہ کے ہاں جواب دہی بھی ہوگی۔ اسلام نے مرد کو اس لحاظ سے فوقیت دی ہے کہ وہ نان ونفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور باہر کے کام کاج زیادہ تر اس کے سپرد ہوتے ہیں جب کہ عورت کو اس لحاظ سے فوقیت واہمیت ہے کہ

رت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:جو عورت کی موت اس حالت میں آئی کہ اس کا خاوند اس پر راضی تھا تو ایسی عورت جنتی ہے۔'' (ترمذي کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج ١١٦١)

ورت کے لئے ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے گھر اور مال میں خاوند کے مشورے یا اجازت کے بغیر کوئی تصرف کرے۔ اس کے لئے یہ بھی غیر پسندیدہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرے یا ایسے لوگوں کو گھر آنے کی اجازت دے جنہیں خاوند پسند نہیں کرتا۔ اسلام جس طرح زندگی کے ہر معاملے میں اعتد

ِ حدیث ہے 'آپ ﷺ نے فرمایا:

''أکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم۔'' (ابوداؤد کتاب السنة باب الدلیل علی زیادۃ الامیان ونقصانہ ٤٦٨٢' دارمی کتاب الرقاق باب فی حسن الخلق ٢٧٩٢)

، کامل وہ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں اور تم میں بہتر ہیں وہ جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہیں یعنی ان سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔''

ماوند اور بیوی دونوں کے لئے ساس وسسر والدین کی مانند ہیں۔ ان کا ادب واحترام ان کے لئے اسی طرح لازمی اور ضروری ہے۔ جس طرح وہ اپنے والدین کا احترام کرتے ہیں اور ساس وہ سسر کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹیوں کی طرح سمجھ کر اسے محبت وشفقت دیں۔ اسی طرح لڑکی کے والدین ۔

عورت جس قبیلے میں آتی ہے اس گھر یا خاندان کے تمام اقرباء کے حقوق اسے معلوم ہونے چاہئیں۔ اگر پہلے ان سے کوئی رشتہ نہ بھی ہو تب بھی اس نئے رشتے کے بعد خاوند کے تمام رشتہ داروں سے اس کی درجہ بدرجہ رشتہ داری قائم ہو جائے گی۔ اسے ان تمام کے حقوق کا خیال رکھنا ہوگا۔ اسی طرح خاون

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ

''یا رسول اللہ من احق بحسن الصحبہ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک ادناک۔'' (بخاري کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة (٥٩٧١) مسلم کتاب البر والصلة باب برالولدین وانہا احق بہ (٢٥٤٨)

ے اللہ کے رسول ﷺ حسن سلوک میں سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ پھر تمہاری والدہ پھر تمہاری والدہ پھر تمہارے والد پھر جو جتنا قریب ہے۔''

ِ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ یہ کہتے ہیں کہ جو رشتے توڑتا ہے (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہیں کرتا) میں نے بھی اس سے تعلق توڑ دیا اور جو رشتہ جوڑتا ہے میں بھی اس سے تعلق جوڑتا ہوں۔'' (ابوداؤد کتاب الذکاة باب فی صلة الرحم (١٦٩٤)

، و مسلم کی ایک اور حدیث میں ہے کہ جو قریبی رشتہ داروں کو صدقہ وخیرات دیتا ہے یا ان کی مدد کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اس صدقے کا اور ایک رشتہ داری کا۔

ایک اور حدیث سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اپنے والدین یا اقرباء کے جو دوست ہیں ان کا بھی آپ پر حق ہے اور ان سے حسن معاملہ اور نیکی کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں کو تحائف پورے اہتمام سے بھیجا کرتے تھے۔

بہر حال قبیلے اور خاندان کے اندر تمام لوگوں سے حسن سلوک اور ادب وتعظیم ضروری ہے اور ان کے حقوق باہر کے لوگوں سے زیادہ ہیں۔ ہاں البتہ جہاں خاندان وقبیلہ میں اسلامی احکام کی پابندی کا فقدان ہو اور وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہوں ان کے مقابلے میں دور کے دیندار اور نیک صالح زیادہ بہتر ہ

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص467

محدث فتویٰ